دو عظیم بھائی......سیدنا عثمان وسیدنا علی رضی اللہ عنہما

محمد یوسف شیخوپوری

ایک معاشرتی اصول ہے کہ جب ایک آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرتا ہے اور اس حیاتِ مستعار میں صرف خالی تعلق ہی نہیں بلکہ رشتہ داری، صلہ رحمی اور نسبی مراسم کو ہمیشہ استوار و قائم رکھتا ہے اور اخوت و ایثار، محبت و مودّت کے سلسلہ کو زندگی کے کسی موڑ پر بکھرنے نہیں دیتا تو یہ ان کی خویشگی کا پختہ مظاہرہ تصور کیا جاتا ہے اور باہم یگانگت کا منہ بولتا ثبوت ہوتا ہے۔ چنانچہ جب معاشرے کے اس فطری اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے غور و فکر کریں تو دو بھائیوں میں الفت و پیار کی ایک مضبوط اور لازوال داستان نظر آتی ہے۔ یہ دو بھائی کون ہیں؟ ان کا تعارف کیا ہے؟ تو جواباً عرض ہے کہ یہ وہ ہستیاں ہیں جو اہل سنت والجماعت کی آنکھوں کا سرمہ ہیں جن کی جوتیاں ہمارے سروں کا تاج ہیں۔ دونوں کے گھر ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے نور (لختِ جگر) آیا۔ دونوں کو بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ دونوں کو جنت کی بشارت ملی۔ دونوں نے ہجرت کی۔ دونوں کو شہادت کا رتبہ ملا۔ مگر فرق یہ ہے کہ ایک کو ذوالنور کہتے ہیں تو دوسرے کو ذوالنورین کہتے ہیں۔ ایک ذوالبشارت ہے تو دوسرا بھائی ذوالبشارتین ہے۔ ایک ذوالہجرت ہے تو دوسرا ذوالہجرتین ہے۔ ایک ذوالبیعت ہے تو دوسرا ذوالبیعتین ہے۔ ایک کوفہ میں شہید ہوا تو دوسرا مدینۃ الرسول کا شہید ہے۔ اگرچہ قاتل دونوں کا ایک ہے مگر ایک کے خون کا گواہ کوفہ کا بازار ہے تو دوسرے کے خون کا گواہ مدینہ طیبہ کا بازار ہے اور قرآن کا ورق ہے۔ ایک قرآن کی دعوت دیتا شہید ہوا۔ تو دوسرا قرآن کی تلاوت کرتا ہوا شہید ہوا ایک شجاعت کا تاجدار ہے تو دوسرا حیاء و سخاوت کا بادشاہ ہے۔ ایک نے قرآن کی حفاظت کی ہے تو دوسرے نے اسی قرآن کی اشاعت وطبع کر کے محفوظ ہاتھوں سے امت کے حوالے کیا ہے۔ ایک کو دامادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ چہارم سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو دوسرے کو دوہرا دامادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ ثالث سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

آیئے! ذرا دونوں میں یگانگت و یک جہتی کی جھلکیاں ملاحظہ کریں۔ حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیعت کے سلسلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حسبِ سابق جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے دو خلفاء کی بیعت کی اسی طرح اب تیسرے خلیفہ کی بھی خوشی قلب علی الاعلان بغیر جبر واکراہ کے بیعت خلافت کی (الامالی)۔ پھر پورے دورِ عثمانی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مشیرِ خاص رہے۔ عہدۂ قضا پر فائز رہنے کے ساتھ ساتھ اجرائے احکام اور حدود کے نفاذ کے علاوہ دیگر امورِ خلافت میں خاص معاون رہے۔

خلیفہ برحق کی جانب سے انھیں مخصوص ہدایہ اور عنایات وعطایات سے نوازا جاتا رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے بھائی کے ساتھ فتوحات وغزوات کے سلسلہ میں ہم دم رہے۔ مثلاً طرابلس، افریقہ، خراسان، طبرستان اور جرجان وغیرہ کی فتوحات میں خود بمع اپنے خاندان کے جہادِ اسلامی میں شریک ہوکر عثمانی لشکر میں شمار ہوئے۔ جب حضرات شیخین (حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما) نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رشتہ کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درِاقدس پہ حاضر ہوکر حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بات کی تو آقا علیہ السلام نے پسند فرما کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو اس نکاح کے گواہ بننے والے شیخین کی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ بعد میں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ ادائیگی حق مہر کے سلسلہ میں اپنی پرانی سی زرہ فروخت کرنا چاہتے تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ۴۰۰ درہم کی وہ زرہ خرید کر ساری رقم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں دیتے ہوئے زرہ بھی واپس کردی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واپسی آکر سارا قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو ڈھیروں دعاؤں سے نوازا (کشف الحمد، شرح مواہب)۔ دونوں میں پیار و محبت کا یہ عالم کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بارہا حضرت عثمان کے حق میں مومن، متقی، صالح، سابق الخیرات، غیر معذب اور جنتی ہونے کا اعلان کیا اپنے دور خلافت میں فرمایا'' **انا واللّٰہ علی اثر الذی اتیٰ بہ عثمان** '' اللہ کی قسم میں اسی نقشِ قدم پر چل رہا ہوں جس پر عثمان آئے تھے۔ (انساب الاشراف)۔ ایک موقع پر فرمایا'' **من تبرا من دین عثمان فقد تبرا من الایمان** '' جو شخص عثمان کے دین سے بری ہے وہ ایمان سے ہی بری ہے (الاستیعاب) یعنی جو عثمان کے دین سے تبری و بیزاری اختیار کرے وہ گویا کہ ایمان و اسلام سے بری ہوگیا اس کے اسلام کا کوئی اعتبار نہیں۔

بعض آدمیوں نے آپ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا وہ بہترین شخص تھے، چوتھے آسمان میں آپ کا نام ذوالنورین ہے، ان کے نکاح میں یکے بعد دیگرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آئیں۔ اللہ کے رسول نے فرمایا جو شخص ایک مکان خرید کر مسجد میں اضافہ کرے گا تو اللہ اس کی مغفرت کرے گا وہ عثمان ہی ہیں آپ نے فرمایا: جو فلاں قبیلہ کا مَربد (باڑہ) خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کرے گا اس کے لیے بخشش و مغفرت ہوگی۔ وہ بھی عثمان ہیں آپ نے فرمایا جیش العسرہ (غزوہ تبوک) والے لشکر کے لیے جو تیاری کا سامان دے گا وہ اللہ کے ہاں مغفور ہوگا وہ عثمان ہیں جنھوں نے پالان کی رسی تک لشکر کی تیاری میں دی (کنز العمال)۔

دونوں بھائیوں میں محبت ومودت کا منہ بولتا ثبوت آپس کی رشتہ داریاں بھی ہیں۔ ایک فطری امر ہے کہ آدمی اپنے اعزہ واقارب سے محبت کرتا ہے۔ چنانچہ ان بھائیوں میں بھی کئی طرح سے رشتہ داری قائم ہے۔ مثلاً (۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نانی ام حکیم البیضاء حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد ابوطالب کی ہمشیرہ ہیں۔ اس اعتبار سے حضرت علی

رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی والدہ (اروی بنت ام حکیم البیضاء) کے ماموں زاد بھائی ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پھوپھی زاد بہن اروی کے بیٹے ہیں۔(۲) دونوں آپس میں ہم زلف ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چوتھی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ نے حکم خداوندی سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا اور سیدہ رقیہ، سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حکم خداوندی سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کیا اور دوسری صاحبزادی کے انتقال کے موقع پر فرمایا ”لو کان لی اربعین انبتہ لزوّجت واحدۃ بعد واحدۃ حتیٰ لاتبقیٰ منھن واحدۃ (اسد الغابہ، سیوطی) نے تاریخ الخلفاء میں اور علامہ ابن حجر نے الصواعق المحرقہ میں ذکر کیا ہے اولادِ آدم میں فقط حضرت عثمان ہیں جن کے نکاح میں کسی نبی کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگر آئی ہوں اور نکتے کی بات یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں اس حدیث کو نقل کرنے والے اور امت کو بتانے والے دوسرے بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔(۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پوتی سکینہ بنت حسین بن علی المرتضیٰ کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پوتے زید بن عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہم سے ہوا۔(۴) حضرت علی کی دوسری پوتی فاطمہ بنت حسین بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دوسرے پوتے عبداللہ بن عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہم سے ہوا (طبقات ابن سعد، شرح نہج البلاغۃ)

جب چند شریروں نے مرکزِ اسلام پر ضرب لگا کر اہل اسلام میں پھوٹ ڈالنے اور شیرازۂ اسلام کو بکھیرنے کے لیے سازشوں کا جال بچھایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا۔ جس کے نتیجے میں ۱۸؍ذی الحجہ ۳۵ھ کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو بڑی بے دردی اور ظلم و زیادتی سے شہید کر دیا گیا۔ تو اس محاصرہ کے دوران دونوں بھائیوں میں محبت و مودت کا جذبہ پورے جوبن و شباب پر تھا اور آخر دم تک قائم رہا۔ اس دوران سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمات حضرت عثمان کے حق میں بے مثال ہیں اپنی اولاد کو حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو درِ عثمان کا چوکیدار بناتے ہیں۔ خود پانی کی مشکیں بھر بھر کر پہنچاتے ہیں۔ ہر طرح کے پر خطر اور ناساز گار حالات کے باوجود رشتۂ اخوت متواتر قائم رکھتے ہیں حتیٰ کہ تجہیز و تکفین میں برابر شریک رہتے ہیں اور باغیوں کی مدافعت کی خاطر قدم قدم پر انتہائی کوششیں کرتے ہیں اور حق رفاقت ادا کرتے ہیں۔

آپ کے جانے کے بعد بھی یہ محبت اسی طرح قائم رہتی ہیں شیخین رضی اللہ عنہما کی طرح اپنی اولاد کے نام ان کے نام پر رکھ کر محبت و پیار کی داستانیں رقم کرتے ہیں۔ اور قرآنی آیت رحماء بینھم کی عملی، جیتی، جاگتی، چلتی، پھرتی تفسیر بنتے ہیں۔ دعا ہے حق تعالیٰ ہمیں بھی ان حقائق کو سمجھ کر ان کے بارے حسنِ ظن رکھنے اور انھیں بھائی بھائی سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے آمین۔

❁❁❁